کچھ ہی ہو اور عزائم اور مقاصد خواہ کیسے ہی ہوں یہ جماعت فرقہ وارانہ ہے اور اس سے مسلمانوں میں علٰحدگی پسندی اور فرقہ وارانہ طریق فکر اور جذبات کی نشوونما ہوگی اور اس کو کوئی شخص بھی ان کے حق میں اچھا نہیں کہہ سکتا کیونکہ جب اقلیت میں یہ جذبات ہوں گے تو ان کا اثر لازمی طور پر اکثریت پر ہوگا، اور چونکہ ہر شعبہ، ہر محکمہ اور زندگی کے ہر میدان میں اقتدار اعلیٰ اکثریت کے ہاتھ میں ہے اس بنا پر اس کشمکش کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو جو دقتیں اور پریشانیاں اب پیش آرہی ہیں اُن میں اور اضافہ ہوجائے گا۔

جہاں تک ہمارا تعلق ہے، ہم شروع سے آج تک فرقہ وارانہ سیاست کے کبھی حامی نہیں رہے۔ ہم نے ملک و وطن اور خود مسلمانوں کے لئے اس کو ہمیشہ سخت مضر اور نقصان رساں سمجھا ہے اور آج بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور برابر سمجھتے رہیں گے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی جانتے ہیں کہ جس طرح ہمارے کہنے سننے کا پہلے کوئی اثر نہیں ہوا اب بھی نہ ہوگا۔ اور مسلم لیگ کو جس طرح پہلے فروغ ہوا تھا اب بھی ہوگا۔ عام مسلمانوں کو اس کی طرف بہ نسبت کسی اور جماعت کے میلان اور کشش زیادہ ہے، ابھی حال میں اترپردیش کے بعض مقامات میں مسلم لیگ کے جو عظیم اجتماعات ہوئے ہیں وہ اس کی غماضی کررہے ہیں، لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ ایک ربع صدی تک جن مسلمانوں نے کبھی مسلم لیگ کا نام بھی نہیں لیا اب کیا بات ہوئی کہ وہ اس کا احیا کررہے اور اس کو فعال بنانے کی فکر کررہے ہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے پچیس برس تک کانگرس پر بھروسہ کیا۔ اس کے جمہوریت اور سکولرزم کے دعوٰں اور حکومت کی بار بار کی یقین دہانیوں اور وعدوں پر اعتبار کیا، ان کو بار بار چرکے لگتے اور پے بہ پے مایوس کن حوادث پیش آتے رہے، لیکن وہ ہمیشہ اپنے دل کو یہ سمجھاتے رہے کہ حکومت اور کانگرس اپنے قول و قرار میں مخلص اور راست باز

ہے، البتہ چونکہ ملک میں جمہوریت کی جڑیں ابھی مضبوط نہیں ہیں اس لئے حکومت جو چاہتی ہے وہ کر نہیں پا رہی ہے، ایک مضبوط اور غالب اکثریت رکھنے والی پارٹی اور اس کی حکومت کے لئے اصلاحِ حال کے واسطے پچیس برس کی مدت کم نہیں ہوتی لیکن مسلمان محسوس کرتے ہیں اور بجا کرتے ہیں کہ اس طویل مدت میں بھی ان کے کسی درد کا درمان اور ان کی کسی بیماری کا علاج نہیں ہوسکا ہے، بلکہ حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ فسادات ہوتے ہیں تو مسلمانوں کے نقصانات کی کوئی تلافی نہیں ہوتی۔ فسادزدہ علاقہ پر اجتماعی جرمانہ نہیں ہوتا اور مجرموں کو سزا نہیں ملتی۔ ملازمت کا دروازہ ان پر اب بھی کشادہ نہیں، اردو اپنے طبعی اور واجبی حق سے اب تک محروم ہے، مسلم یونیورسٹی کا معاملہ بد سے بدتر ہو گیا۔ اکثریت کے اداروں اور پبلک مفادات کے مرکزوں میں اب بھی ان کے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے، کتنی مسجدیں ہیں کہ اب تک قبضۂ اغیار میں ہیں، غرض کہ مسلمانوں میں یہی بیچارگی اور کس مپرسی کا احساس ہے جس کا مواد اندر ہی اندر پک رہا تھا اور اب وہ مسلم لیگ کی شکل میں ایک پھوڑا بن کر ابھر آنے کے لئے بے قرار ہے، اس لئے اس کی بڑی ذمہ داری کانگرس اور اس کی حکومت کے سر عائد ہوتی ہے۔

احتساب

علی گڑھ کے تاریخی مقام سے پندرہ روزہ "احتساب" اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ وقت کے چیلنج کا مقابلہ کیا جائے۔ ہمارے سامنے مقاصد یہ ہیں: (۱) طلباء اور نوجوانوں کی ذہنی وفکری اصلاح (۲) جدید زمانہ کے لحاظ سے مذہب کی علمی نمائندگی (۳) دین حق کی اشاعت (۴) موجودہ دور کے مسائل کا اسلامی نقطۂ نظر سے حل (۵) ملی معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی وغیرہ۔ ایڈیٹر: محمد تقی امینی

چندہ سالانہ: چھ روپے۔ ملنے کا پتہ: ادارہ احتساب۔ امینی منزل دودھ پور روڈ علی گڑھ